سید یونس الحسنی

بلائیں سر پہ ہیں رقصاں

برصغیر کی جدوجہدِ آزادی میں بدیشی حکمرانوں سے نجات اور استخلاص وطن کے لیے مسلمانوں نے ہمہ جہت جنگ لڑی۔ تاجِ برطانیہ نے اس جدوجہد کو ناکام بنانے کے لیے کئی چالیں چلیں مثلاً

☆ حرمت جہاد کے فتوے کے لیے جعلی نبی پیدا کیا اور اسے ہر طرح کا تحفظ دیا۔

☆ غیر مسلموں میں سے کئی لوگوں کو خرید کر ان سے سرور کائنات ﷺ کی شان میں پے در پے گستاخیاں کرائیں تاکہ اہل وطن میں دراڑیں پڑ جائیں۔

☆ کئی ضمیر فروش مسلمانوں اور بزرگانِ دین کی قبور کے مجاوروں کو اعزازی جاگیروں اور وظیفوں سے نوازا کہ اس طرح حریت کیش مسلمانوں کو تحریک انقلاب سے باز رکھا جاسکے۔

☆ لیلائے حریت کے متوالوں کو بے دریغ خاک وخون میں تڑپایا کہ لوگ خوفزدہ ہو کر بنیادی حق آزادی کے مطالبے سے دستبردار ہو جائیں۔

لیکن یہ حقیقت بھی پوری آب وتاب کے ساتھ قرطاس تاریخ پر جگمگا رہی ہے کہ حرص وآز اور مکر وریا کی فرنگی چالیں مسلمانانِ برصغیر کو من حیث القوم اپنے تابع مہمل رکھنے میں ناکام رہیں۔ سامراجیوں کو اپنا کھیل ختم ہوتا محسوس ہوا تو وہ بندر کی طرح انصاف کرتے ہوئے‘ اپنے من پسند آزیری مخبروں کو مقتدر بنا کر چلتے بنے اس طرح بہ ظاہر آزاد ہونے والی عظیم امت مسلمہ باطناً بدستور غلام رہی۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ آج دن تک پاکستان میں عوام کی مرضی اور منشا کے مطابق حکومتیں کبھی نہیں بن پائیں۔ حال ہی میں دیکھ لیجئے اراکین اسمبلی بیاکل پھر رہے ہیں۔ اجلاس ہی نہیں بلایا جا رہا۔ امریکی سفارتکار حکومت سازی میں بھرپور مداخلت کر رہے ہیں۔ انہوں نے صاف طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ’’جنرل مشرف پاکستان میں جو چاہے کریں، وہ منتخب ہوں نہ ہوں‘ ان کی حکومت ہمارے مفاد میں ہے اور انہیں کوئی خطرہ نہیں ہم مجلس عمل کی حکومت کسی بھی صورت پسند نہیں کرتے‘‘ صدر پرویز کی بے طرح اور بے انتہا امریکہ نوازی نے سیاستدانوں کی روش بھی بری طرح ہلا دی ہے۔ وہ فکری اپج نظری، کوتاہی اور عملی کجی کے باعث کسی آزاد خود مختار مملکت کے سیاسی رہنما ہرگز نہیں لگتے بلکہ ان کی کیفیات تو پتلیوں کی سی ہیں۔ جن کی ڈور سرحد پار سے نہیں سات سمندر پار سے مقررہ اوقات پر لگے بندھے طریقے سے ہلائی جا رہی ہیں۔ موجودہ صورت حال نے یہ بات بھی پوری توانائی سے اجاگر کر دی ہے کہ وطن عزیز میں

انقلاب پسند اور سامراج دشمن طبقہ صرف علماء کا ہے۔ یہی ان کا ''قصور'' اور ''گناہ'' ہے جس کی پاداش میں وہ اقتدار کے لیے انتہائی ناپسندیدہ قرار دیئے جا رہے ہیں۔ انہیں اس گیم سے باہر رکھنے کے لیے سازشوں کا زبردست جال بنا جا رہا ہے۔ راقم انتخابات کے فوری بعد ایک کالم میں ایسے ہی خدشات کا اظہار کر چکا ہے جو آج حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں۔ یوں بھی سائیکلوں اور ریہڑوں پر یا پیادہ مہم چلا کر بڑے بڑے بُرج الٹانے والے یہ لوگ غرباء کے اصل نمائندگان ہیں جنہیں ''جیرو گروپ'' کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مبصرین بہ لطاف الحیل ان کی کردار کشی کا ظالمانہ رویہ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ الزامات کی بوچھاڑیں، اتہامات کی آندھیاں اور افتراپردازی کی امواج قاہرہ ہیں۔ ٹی وی پر کئی سیاسی دانشوروں کو دیکھا جیسے بے ہاتھ منہ دھوئے چلے آئے ہوں مگر مولویوں کو آڑے ہاتھوں لے رہے تھے جبکہ ان کے ساتھی اثبات میں سروں کو یوں ہلا رہے تھے جیسے میاں مٹھو کے مانند رٹی رٹائی کہانی کہہ سنا رہے ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

☆ مولویوں کو سیاست میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر اللہ اللہ کیا کریں۔

☆ انہیں خارجہ امور کا کچھ علم نہیں۔ ان کے حکومت میں آنے سے ملک برباد ہو جائے گا۔

☆ انہیں کم سیٹیں ملی ہیں اس لیے وزیر اعظم کا مطالبہ انہیں زیب نہیں دیتا۔

☆ یہ ایک دوسرے کی اقتداء میں نمازیں تو پڑھتے نہیں مگر کرسی کے لیے متحد ہو گئے ہیں۔

☆ مولوی حضرات حکمران بن گئے تو قوم کو صدیوں پیچھے کے زمانے میں لے جائیں گے۔

☆ حکومت کرنا ملاؤں کے بس کا روگ نہیں کیونکہ مذہب میں کوئی طریقِ حکمرانی بتایا ہی نہیں گیا۔

☆ یہ لوگ صرف اقتدار کے پجاری ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ دیگر جماعتوں کے اراکین اسمبلی گردش لیل ونہار کے ساتھ ساتھ جوڑ توڑ میں مصروف ہیں تو بالکل درست لیکن علماء ان مراحل سے آمد و رفت کریں تو اقتدار کے پجاری کہلائیں۔ عجب فلسفہ ہے۔ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ معروضی حالات و واقعات واشگاف انداز میں اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ مولویوں کی حکومت بننے سے حرص زادوں کے مکروہ مفادات تکمیل پذیر نہیں ہو سکیں گے۔ اس لیے وہ بیرونی آقاؤں کی ہاں میں ہاں ملائے جا رہے ہیں کہ وہی ان کا اول و آخر سہارا ہیں۔ خود بے حس ہو کر عوام میں بے حسی اور بے یقینی کی فضا قائم کرنا ان کی حیات مستعار کا مقصد فاسدہ ہے۔ جمہوریت کے مفاد کہلانے پر فخر محسوس کرنے والے دینی طبقات کے نمائندگان کو یہ جمہوری حق دینے پر قطعاً آمادہ و تیار نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو بری طرح رگیدا جا رہا ہے خصوصاً بڑے بڑے غیر مسلم ممالک میں ان سے جینے کے حقوق چھینے جا رہے ہیں جس پر ان سیاسی جغادریوں کی زبانیں گنگ ہیں۔ اب معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ امریکہ کے ایک بدزبان اور بدنہاد پادری نے وجہ وجودِ کائنات حضور ختمی مرتبت ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر انتہائی دیدہ دلیری سے غلیظ، سوقیانہ، غیر مہذب اور بے پناہ گستاخانہ الزامات لگائے ہیں جس پر مسلم دنیا کے جذبات شدید مشتعل اور مجروح ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اس

شخص کی مذمت کی جارہی ہے لیکن ہمارے سیاسی لیڈروں اور میڈیا والوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ البتہ نژادنو نے بھرپور احتجاج کیا ہے، علماء نے اس کجرو پادری سے معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ وطن عزیز میں طلبہ کی مختلف تنظیموں نے احتجاجی مظاہروں اور جلسوں کا اہتمام بھی کیا۔ وطن عزیز میں غیر ملکی مشنری مدارس کے مسلم طلبہ بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے اور حضور پرنور ﷺ سے اپنی بے پایاں محبت کا پورا پورا ثبوت فراہم کیا۔ تعجب ہے کہ ان اداروں کے منتظمین کو یہ کیفیت بہت گراں گزری اور انہوں نے عزیز طلبہ کو دھمکانا شروع کر دیا۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق کراچی کے کسی مشنری ادارے کے طلبہ نے امریکی پادری کی زباں درازی پر احتجاج کیا تھا مگر اس ادارے کی انتظامیہ نے اس کا برا منایا اور ان غیور و جسور عشاق رسول آخریں ﷺ کو اپنے ادارے سے بیک جنبش قلم نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کے نام پر وجود پذیر ہونے والے ملک پاکستان میں' ایک غیر مسلم تعلیمی ادارے کے بزرجمہروں کو یہ جرأت کیونکر ہوئی۔ اپنے نبی مکرم ﷺ سے محبت کا کھلا اظہار کرنے والے نوجوانوں کو تادیبی کارروائی کی دھمکی دیں۔ حکومت پاکستان سے کوئی مطالبہ کرنا فعل عبث ہے۔ البتہ ہم بڑے کرب اور درد و سوز آرزومندی کے ساتھ والدین سے گزارش کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو غیر مسلم اداروں میں ہرگز داخل نہ کرائیں کہ وہ بہر طور دین متین سے بغاوت پر اکسانے، ان کے دلوں سے حب رسول (ﷺ) کھرچنے اور ان میں موجود اسلامیت کے قدرے کمزور جذبات کو طویل نیند سلانے کا مکروہ و مذموم دھندہ بڑے کروفر سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یقین مانیے! انہیں کوئی پوچھنے، روکنے ٹوکنے، ہوڑنے ہٹکنے والا نہیں۔ شاید ہم پھر سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے ہیں۔ فرق صرف آقا کا ہے برطانیہ کی بجائے امریکہ۔ غور کیجیے! اپنی اولادوں کو بچانے، سنوارنے نکھارنے اور اجالنے کا فریضہ انجام دیجئے کیونکہ صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دل ڈولتا ہے بقول شاعر ؎

بلائیں سر پہ ہیں رقصاں سحاب کی صورت
کہ اپنا دور بھی ہے اک عذاب کی صورت

ماھانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 26 دسمبر 2002ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: رات قیام کرنے والے حضرات گرم چادر ہمراہ لائیں۔

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم' جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961